# رسم عثمانی کے مناہج-مطبوعہ پاکستانی مصاحف کا خصوصی مطالعہ

# Methods of the 'Uthmanic Script of the Qur'ān- A Special Study of Pakistani Printed Maṣāḥif

ڈاکٹر حافظ محمد اجمل *

ڈاکٹر محمد ادریس لودھی **

## Abstract

*Written compilation of the Qur'ān was started in the life of the Prophat (PBUH) who had appointed permenant scribes (kātibīn) for the purpose. The form and time line of Qur'ānic text has been studied a lot by classical and modern scholars known as 'ilm rasm al-muṣḥaf. The present article discusses the importance of the shape/consonantal skeleton of the 'Uthmānic script of the Qur'ān which was agreed upon by almost 12000 companions of the Prophet (PBUH) and preserved with great care till our day. It also explains view point of the four fiqhi madhāhib on the subject. Later on it takles the study of two standard scripts of the Qur'ān published by Pakistani companies, Tāj and Anjuman-e-Ḥimāyat-e-Islam. The study points out that the maṣāḥif printed by these two companies are toatally authentic, especially that of Tāj, which has properly been approved by Saudi based 'Ulamā and others and follow (predominantly) the method of Imam Dāni and Imam Ibn Dāwūd in writing of some alphabets, which are two approved methos of the standard 'Uthmānic sript of the Qur'ān. Total deviation from these scripts and adoption of a new one in Pakistan may lead to social chaos and spread of sectarianism.*

**Keywords**: Rasm e 'Uthmāni, Qur'ānic Scripts, Imām al-Dāni, Majma' al-Malik Fahad, Imām Shāṭibi, Tāj Company, Anjuman Ḥimāyat e-Islam.

قرآن کریم اللہ رب العزت کی آخری لاریب کتاب ہے جو قیامت تک کیلئے سرچشمہ ہدایت ہے۔اس کتاب کی عظمت کے مختلف پہلوؤں میں سے ایک پہلو اس کی حفاظت وحصانت کا ہے، جس کا آغاز نزول قرآن کے ساتھ ہی ہو گیا تھا اور مرورِ زمانہ کے ساتھ بجائے دھندلا ہونے کے روشن تر ہوتا چلا گیا، اور کیوں نہ ہوتا اس کی حفاظت کی ذمہ داری خود خالق کائنات نے یہ کہہ کر اٹھائی ہے:

"إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُون"[1]

"إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ"[2]

"لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيد[3]"

قرآن کریم کی حفاظت کا یہ سلسلہ نبی کریم ﷺ کے دور مبارک میں ہی شروع ہو گیا تھا، اور حفظ وکتابت کے دونوں مروجہ ذرائع کو کام میں لایا گیا۔ قرآنی متن کی حفاظت اور درست قراءت کیلئے مسلمانوں نے قرون اولیٰ سے ہی علم الرسم اور علم الضبط کے نام سے یاد دو علوم کی بنیاد رکھی۔ علم الرسم کا تعلق کلماتِ قرآنیہ کی درست کتابت سے ہے جبکہ علم الضبط، متنِ قرآنی کی درست قراءت پر مبنی قواعد وضوابط کے علم کا نام ہے۔

متن قرآنی کی کتابت کا مروجہ مخصوص انداز جو جامع القرآن سیدنا امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور میں آپ کے حکم سے مرتب کیا گیا[4] اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے امت کو اسی رسم کے التزام پر جمع کیا لہٰذا اسی بنیاد پر اس کو رسم عثمانی کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ الدکتور صبحی صالح رسم عثمانی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

---

*اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج بورے والہ۔

**پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ، بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۔

"ما ينسبون هذاالرسم الى الخليفة الذى ارتضاه فيقولون رسم عثمانى او الرسم العثمانى"۔[5]

رسم عثمانی چونکہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منسوب ہے اس لئے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی اصطلاح کی طرف منسوب کرتے ہوئے اسے رسم اصطلاحی کہا جاتا ہے۔[6] یہ طرز تحریر کئی مقامات پر عام عربی طرز تحریر سے مختلف ہے۔

**رسم عثمانی کی ضرورت اہمیت:**

ابلاغ دین کے سلسلے میں نبوی منہج ہمیشہ یہی رہا کہ لوگوں کو تنگی سے بچایا جائے۔نزول قرآن کے ابتدائی دور میں قبائل عرب کو قرآن کی زبان سے اتنی آشنائی نہ تھی۔امت کی آسانی کی خاطر نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے یہ فرمائش کی کہ تلاوت قرآن کو صرف ایک ہی طریقہ پر منحصر نہ رکھا جائے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے سات حروف پر نازل کر دیا۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

أقرأنى جبريل علىٰ حرف فراجعته فلم ازل استزيده ويزيدنى حتّٰى انتهىٰ الىٰ سبعة احرف۔[7]

''جبریلِ امین نے مجھے ایک لہجہ پر قرآن کریم پڑھایا، میں نے زیادتی کا مطالبہ کیا اور مسلسل مطالبہ کرتا رہا حتیٰ کہ سات لہجوں تک جا پہنچا''۔

''عن ابىّ قال لقى رسول الله ﷺ جبريل فقال: يا جبريل! انى بعثت الىٰ امة اميين فيهم العجوزوالشيخ الكبير والغلام والجارية والرجل الذى لم يقرأ كتابا قط،قال يا محمدﷺ ان القرآن انزل علىٰ سبعة احرف''[8]

''حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی جبریلؑ سے ملاقات ہوئی تو آپ ﷺ نے جبریلؑ سے فرمایا میں تو ان پڑھ لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں، ان میں غلام، لونڈیاں، بوڑھے، کمزور اور ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے کبھی کتاب پڑھ کے نہیں دیکھی، تو جبریلؑ امین نے فرمایا کہ اے محمد ﷺ قرآنِ کریم سات لہجات میں نازل کیا گیا ہے۔''

ان احادیث مبارکہ سے پتہ چلا کہ قراءات قرآنیہ نہ صرف منزل من اللہ ہیں بلکہ یہ امت کے لئے ایسی رحمت بھی ہیں جس میں نبی کریم ﷺ کی مرضی اور رضا شامل ہے۔

رسم عثمانی کے اہتمام کا مقصد بھی چونکہ یہی تھا کہ ایسا طرز تحریر اختیار کیا جائے جس میں تمام منقولہ قراءات کے پڑھنے کی گنجائش موجود ہو۔ سبعہ احرف والی حدیث مبارکہ کے متواتر ہونے کی علماء و محدثین نے تصریح کی ہے۔علامہ سیوطیؒ نے ۲۱ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نام نقل کئے ہیں جن سے یہ حدیث مبارکہ مروی ہے۔ان میں اکابر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور خلفائے راشدین بھی شامل ہیں۔[9] ابنِ ماجہ کے علاوہ تمام کتب ستہ اور حدیث کی امہات الکتب میں یہ حدیث مبارکہ مذکور ہے۔

خلفائے راشدین کے عہد زریں میں جب اسلامی سلطنتوں کی حدود میں وسعت ہوئی اور دیگر غیر عرب قبائل دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تو انہوں نے مجاہدین یا ان تاجروں سے قرآن کریم سیکھا جن کی بدولت انہیں دولت اسلام نصیب ہوئی تھی۔ان لوگوں نے اپنے شاگردوں کو اسی قراءت کے مطابق قرآن سکھایا جس کے مطابق انہوں نے آنحضرت ﷺ سے سیکھا تھا۔

حضرت عثمان غنیؓ کے دور میں جب ان فتوحات کا دائرہ مزید وسیع ہوا تو قرآنی متن کی قراءت میں اختلاف کا وقوع بھی شدت اختیار کرتا گیا، یہاں تک کہ ایک دوسرے کی تکفیر کی جانے لگی تو حضرت حذیفہؓ جو کہ آرمینیا اور آذربیجان کے محاذ پر جہاد کر رہے تھے۔یہاں عراقیوں کے قراءت قرآن میں اختلاف کو دیکھ کر سہم سے گئے۔اور حضرت عثمانؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر یوں گویا ہوئے:

''یا امیر المؤمنین ادرک ھذہ الامة قبل ان یختلفوا فی الکتٰب اختلاف الیھود والنصٰری-''[10]

''اے امیر المؤمنین !اس امت کا علاج کیجئے اس سے پہلے کہ ان کا اپنی مقدس کتاب میں ویسا ہی اختلاف ہو جیسا یہود ونصاری کے یہاں ہو چکا ہے۔''

یہ اختلاف اگرچہ دور نبوی میں بھی رونما ہو چکا تھا،[11] لیکن اس کی شدت اتنی زیادہ نہ تھی۔اب تو اس بناء پر کفر و اسلام کے فتوے بھی جاری ہونے لگے تھے۔

امیر المؤمنین سیدنا عثمانؓ ذوالنورین خود بھی اس خطرے کا احساس کر چکے تھے۔کیونکہ انہوں نے مدینہ کے بچوں میں ان کے اساتذہ کی اختلاف قراءت کے اثرات کو بھانپ لیا تھا اور آپؓ اپنی ایک تقاریر میں ان سے فرما بھی چکے تھے:

''أَنْتُمْ عِنْدِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ فَتَلْحَنُونَ، فَمَنْ نَّأَى عَنِّيْ مِنَ الأَمْصَارِ أَشَدُّ اخْتِلاَفاً، وَأَشَدُّ لَحْناً، اجْتَمِعُوْا يا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ، وَاكْتُبُوْا لِلنَّاسِ إِمَامًا''[12]

''تم میرے پاس ہوتے ہوئے بھی اختلاف کرتے ہو اور لحن بھی، تو جو مجھ سے دور دراز علاقوں میں آباد ہیں ان کا اختلاف اور لحن تو اور زیادہ ہو گا۔اے اصحاب محمد !اتفاق کر لو اور لوگوں کے لئے ایک امام لکھ ڈالو۔''

چنانچہ ایک ایسا مصحف تیار کیا گیا جس کا رسم الخط اس انداز کا تھا کہ جس میں تمام متواتر قراءتوں کے سما جانے کی گنجائش تھی۔اس مصحف کی نقول مکہ، مدینہ، کوفہ بصرہ، شام، مصر، وغیرہ جیسے بڑے بڑے علاقوں میں بھیج دیں تاکہ لوگ ان کے مطابق تیار کر سکیں۔یہ مصاحف نقط و اعراب سے خالی تھے۔ان میں تمام منقولہ قراءات صحیحہ کے مطابق قراءت کی گنجائش موجود تھی۔

## رسم عثمانی کی شرعی حیثیت:

جمہور علماء کا نقطہ نظر یہ ہے کہ رسم عثمانی کا التزام لازم ہے اس میں کسی قسم کی تبدیلی کی گنجائش نہیں۔چونکہ حضرات صحابہ کرام نے اس رسم پر اتفاق کیا ہے۔اور حضرات صحابہ کا اتفاق اسی معاملہ پر ممکن ہے جو متحقق ہو کر ان پر واضح ہو چکا ہو۔[13]

علامہ المارغنیؒ رسم عثمانی پر حضرات صحابہ کے اجماع کو ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''وقد أجمعوا علیه وھم رضي االله عنھم اثنا عشر ألفًا فیجیب علینا اتباعھم وتحرم علینا مخالفتھم فی ذلک''[14]

''بارہ ہزار صحابہ رضی اللہ عنھم کا اس (رسم عثمانی) پر اجماع ہے۔ہم پر ان کی اتباع واجب ہے اور اس معاملہ میں ان کی مخالفت حرام ہے۔''

ڈاکٹر غانم قدوری رحمہ اللہ نے امام اللبیب رحمہ اللہ کا "الدرة الصقیلہ" کے حوالے سے مندرجہ ذیل قول نقل کیا ہے:

''فما فعله صحابي واحد فلنا الأخذ به والإقتداء بفعله والاتباع لأمره، فكیف وقد اجتمع علی كتاب المصاحف حین كتبوه نحو اثنی عشر ألفا من الصحابة رضی االله عنھم أجمعین؟''[15]

''ایک بھی صحابی کا فعل ہمارے لئے قابل حجت اور واجب اتباع ہے، جب کتابت مصاحف پر بارہ ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا اجماع ہے تو وہ ہمارے لیے قابل حجت کیوں نہیں''۔

## رسم عثمانی اور مذاہبِ اربعہ:

مذاہبِ اربعہ کے تمام فقہاء نے مصحف کی کتابت اور طباعت میں رسمِ عثمانی کے التزام کی ضرورت پر زور دیا ہے اور اس کی مخالفت کو ناجائز اور حرام قرار دیا ہے۔اِس پر علماء کا اِجماع منقول ہے کہ رسمِ عثمانی کی مخالفت جائز نہیں:

"ولا مخالف له فی ذلک من علماءِ الأئمة"[16]

"ائمہ میں سے کسی نے اس کی مخالفت نہیں کی۔"

**امام مالک رحمہ اللہ کا مسلک:**

علامہ دانی رحمہ اللہ نے رسم عثمانی کے لزوم اور عدم لزوم کے بارے میں امام مالکؒ سے استفتاء کا ذکر اِن الفاظ میں نقل کیا ہے:

"سئل مالک فقیل له: أریت من استکتب مصحفًا الیوم أتری أن یکتب علیٰ ما أحدث الناس من الهجاءالیوم ؟ فقال: لا أری ذلک، ولکن یکتب علی الکتبة الاولیٰ"[17]

"یعنی امام مالک رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ کہ کیا کوئی شخص لوگوں میں موجودہ مروجہ ہجاء پر مصحف کی کتابت کر سکتا ہے تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ اُسے طریقہ سلف پر چلنا چاہئے۔ گویا کہ امام مالکؒ نے رسم عثمانی سے روگردانی کے جواز کا فتویٰ نہیں دیا بلکہ اسی کی اتباع اور ان کے قول کی پیروی کو لازم قرار دیا۔"

امام مالک رحمہ اللہ کے اِس قول کے متصل بعد علامہ دانی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ:

"ولا مخالف له فی ذلک من علماء الامة"[18]

"امام مالک رحمہ اللہ کے اِس قول سے کسی نے اختلاف نہیں کیا"

**امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا قول:**

رسمِ عثمانی کے التزام کے بارے میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (۱۶۴ھ تا ۲۴۱ھ) کا موقف بیان کرتے ہوئے علامہ زرکشی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"تحرم مخالفة مصحف الإمام فی واوٍ أو یاءٍ أو ألفٍ أو غیر ذلک[19]"

"یعنی واؤ، یاء، الف وغیرہ میں بھی مصحف امام کی مخالفت حرام ہے"۔

**مسلکِ شافعیہ:**

"وجاء فی حواشی المنهج فی فقه الشافعیة مانصه: کلمة الربا تکتب بالواو والألف کما جاء فی الرسم العثمانی، ولا تکتب فی القرآن بالیا أو الألف لأن رسمه سنة متبعة"[20]

"یعنی فقہ شافعیہ کی کتاب "منہج" کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ لفظ "رِبا" واؤ اور الف کے ساتھ (الربوا) لکھا جاتا ہے، جیسا کہ رسم عثمانی میں وارد ہے۔ قرآن کریم میں کہیں بھی یہ کلمہ یاء (الربی) یا الف کے ساتھ (الربا) لکھا ہوا نہیں کیونکہ یہی سنت ہے۔"

**مسلکِ حنفیہ:**

"وجاء فی المحیط البرهانی فی فقه الحنفیة مانصه: إنه ینبغی ألا یکتب المصحف بغیر الرسم العثمانی[21]"

"یعنی محیط البرہانی میں وارد ہے کہ مصحف کو رسم عثمانی کے علاوہ لکھنا جائز نہیں۔"

مذکورہ بالا اقوال اس بات کے شاہد ہیں کہ مسالک اربعہ کے تمام فقہاء رسمِ عثمانی کے التزام کے بارے میں متفقہ موقف رکھتے ہیں۔

**رسم عثمانی کے مناہج:**

سیدنا عثمان غنیؓ نے باختلاف روایت چار یا چھ یا آٹھ نسخے تیار کروائے[22] یہ مصاحف غیر منقوط اور غیر معرب تھے، یہ نسخے اسی متن پر مشتمل تھے جو عرضہ اخیرہ کے موقع پر باقی رکھا گیا تھا اور انہیں کوفہ، بصرہ، شام، مکہ اور مدینہ بھجوایا تا کہ لوگ اپنے ذاتی نسخے ان کے مطابق تیار کرو اسکیں۔ حضرت عثمان غنیؓ نے ایک نسخہ اپنے ذاتی نسخے کی حیثیت سے اپنے پاس رکھا، یہ نسخہ، نسخہ امام کہلایا۔ حضرت عثمان غنیؓ نے ہر نسخے

کے ساتھ ایک قاری بھی بھیجا جو کہ اہل علاقہ کو رسم کے مطابق صحیح اور متواتر منقولہ قراءات کے مطابق تعلیم دیتا تھا۔[23] یہ سب نسخے کاغذ پر مکتوب تھے سوائے مصحف ام کے، جو کہ ہرن کی جھلی پر لکھا ہوا تھا۔[24]

ابتداءً مذکورہ مصاحف سے لوگ اپنے ذاتی نسخے تیار کرتے تھے تاہم بعد میں ان مصاحف کے اصول وضوابط کی تدوین کا عمل شروع ہوا۔ علمائے رسم نے ایک ایک قرآنی کلمہ کی تنقیح کرتے ہوئے ضخیم کتب کی تدوین کی۔ اور اس کے طرز تحریر کو نہ صرف ذکر کیا بلکہ اصول و ضوابط بھی ذکر کیے۔ ان کتب میں کلماتِ قرآنیہ کے رسم میں مختلف فیہ مقامات پر اہل علم کی آراء کے نتیجے میں رسم کے مختلف مناہج عمل میں آئے۔ ذیل میں ان مناہج کا ایک مختصر جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

## 1۔ منہج امام ابو داؤد / منہج مشارقہ:

یہ منہج، دور حاضر میں متداول تمام مناہج میں سب سے زیادہ معروف ہے۔ جو امام ابو داؤد سلیمان بن نجاحؒ کی طرف منسوب ہے۔ اس منہج کی علمی بنیاد امام ابو داؤد سلیمان بن نجاحؒ کی کتاب "مختصر التبیین لھجاء التنزیل" ہے۔

امام ابو داؤد سلیمان بن نجاح طبقہ علماء اور ائمہ ضبط میں ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ آپ امام دانیؒ کے شاگردوں میں سے ہیں۔ آپ اور آپ کے استاد، علامہ دانیؒ علمائے رسم کے ہاں "شیخین" کی اصطلاح بھی استعمال کی جاتی ہے۔[25] ڈاکٹر احمد بن احمد معمر شرشال نے آپ کی ۲۱ کتب کا مختصر تعارف کے ساتھ ذکر کیا ہے۔[26]

رسم وضبط پر آپ کی اہم کتب میں کتاب اصول الضبط، کتاب التبیین لھجاء التنزیل، کتاب الجامع فی الضبط للقراء السبعۃ من جمیع طرقھم، کتاب حروف المعجم، کتاب الحروف التی اختلفت فیھا مصاحف عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رجز فی علم نقط المصاحف، کتاب الرد والیاءات والتاءات، کتاب فی اَلف الوصل والقطع، کتاب فی حکم الراءات، کتاب مختصر التبیین لھجاء التنزیل اور کتاب ہجاء المصاحف قابل ذکر ہیں۔

مؤرخین اور علمائے رجال کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ کی پیدائش ۴۱۳ ہجری میں ہوئی۔[27] امام ابو داؤد سلیمان بن نجاحؒ کی وفات ۴۹۶ ہجری کو ہوئی۔[28]

امام ابو داؤدؒ کے اس منہج کے مطابق مصر، سعودیہ، شام عراق اور دیگر عرب ممالک میں قرآن کریم شائع ہوتے ہیں۔ سعودی عرب کا معروف مصحف، مصحفِ مدینہ جو کہ طباعتِ قرآن کریم کے عالمی ادارے مجمع الملک فہد سے چھپتا ہے، امام ابو داؤد ابن نجاحؒ کے منہج کے مطابق ہی ہے۔ یاد رہے کہ یہی وہ مصحف ہے جس کے منہج کو بعض پاکستانی ادارے درست مانتے ہوئے اس کے مطابق پاکستان میں مصاحف چھاپنے کے مطالبات کر رہے ہیں جبکہ برصغیر میں صدیوں سے چلے آنے والے مصاحف کے رسم کو غلط قرار دیا جا رہا ہے۔[29]

اس منہج کے تحت امام ابو داؤد سلیمان بن نجاحؒ اور امام ابو عمرو الدانیؒ کی تصریحات پر عمل کیا گیا ہے جبکہ اختلافی قرآنی کلمات کی کتابت میں امام ابو داؤدؒ کی ترجیحات پر عمل کیا جاتا ہے[30] تاہم اگر کسی مسئلہ میں امام ابو داؤدؒ نے نہ تو کسی روایت کا ذکر کیا ہو اور نہ ہی اپنی رائے کا اظہار کیا ہو بلکہ سکوت فرمایا ہو تو مشارقہ کے مذہب میں ایسے مقامات پر اثبات الف کا طریقہ اپنایا جاتا ہے جو کہ قیاسی رسم الخط کے عین مطابق ہے۔ یہ منہج سب سے پہلے امام خرازؒ م ۷۱۸ھ نے اپنی معروف کتاب مورد الظمآن میں بیان کیا۔ اس منہج کو عملی جامہ پہنانے والے مصر کے مشہور عالم و قاری شیخ رضوان مخللاتی م ۱۳۱۱ھ ہیں۔[31]

## 2۔ منہج امام ابو داؤد / منہج مغاربہ:

یہ منہج بھی بنیادی طور پر امام ابو داؤد ابن نجاحؒ کی تصریحات پر مبنی ہے تاہم جن مقامات پر امام ابو داؤدؒ خاموش ہیں وہاں اس میں بعض متاخرین اہل رسم کی تحریرات اور آراء کو اختیار کیا گیا ہے۔ ان متاخرین میں مشہور ترین ابو الحسن علی بن محمد البلبنسیؒ ہیں۔ اس منہج اور منہج مشارقہ میں بنیادی فرق یہ ہے کہ منہجِ مشارقہ میں حذف و اثبات الف کے وہ مقامات جہاں امام ابو داؤدؒ خاموش ہیں وہاں الف کے اثبات کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے، جبکہ منہجِ مغاربہ میں ابو الحسن علی بن محمد البلبنسیؒ کی تصریحات پر عمل کرتے ہوئے حذف الف کے طریقہ کار کو اختیار کیا گیا ہے۔[32]

اس منہج کے مطابق مراکش میں مصحف محمدی (امام ورش کی نافع سے روایت کے مطابق)، اور مصحف مدینہ (قالون اور ورش کی نافعؒ سے روایت) کے مطابق مجمع الملک فہد مدینہ منورہ سے شائع ہوئے ہیں۔ اسی طرح مراکش، الجزائر تیونس، موریطانیہ اور دیگر افریقی ممالک میں صدیوں سے اسی منہج کے مطابق مصاحف چھپ رہے ہیں۔ امام ابن نجاحؒ کے مذکورہ بالا دونوں مناہج (مشارقہ و مغاربہ) میں تقریباً ۲۲۰ قرآنی کلمات کے رسم میں اختلاف پایا جاتا ہے۔[33]

## 3۔ منہج امام الدانیؒ:

علم رسم وضبط کے اصولوں کی تدوین میں جن اہل علم نے گرانقدر خدمات سرانجام دیں اور اپنی علمی یادگاریں بھی چھوڑیں ان میں سرفہرست نام علامہ ابو عمرو الدانیؒ کا ہے۔ اپنے کام کے اعتبار سے اپنی ذات میں ایک ادارے اور انجمن کی سی صفات کے حامل علامہ الدانیؒ کا نام عثمان بن سعید اور کنیت ابو عمرو ہے۔ اور آپ کا لقب المقری ہے۔ امام دانیؒ اپنے عہد کے سب سے عظیم امامِ قراءات تھے جو اپنے زمانے میں "ابن الصیرفی" کہلاتے تھے، کہ ان کی کسوٹی پر کھوٹا کھرا الگ ہو جاتا تھا۔[34]

آپ اہلِ قرطبہ میں سے تھے اس لئے قرطبی بھی کہلاتے ہیں۔[35] قرطبہ میں الدانیہ کے مقام پر آپ نے قیام کیا اسی وجہ سے آپ کو الدانی کہتے ہیں۔ آپ قرطبہ میں ۳۷۱ہجری یا بعض روایات کے مطابق ۳۲۷ہجری بمطابق ۹۸۱ء کو پیدا ہوئے۔[36]

علامہ دانیؒ بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ الدکتور غانم قدوریؒ نے امام دانیؒ کی کتب کی فہرست میں ۱۲۰ کتب کا ذکر کیا ہے، جن میں سے گیارہ صرف علم الرسم پر ہیں، ان میں سب سے چھوٹی کتاب المقنع ہے۔[37]

قراءات اور رسم وضبط مصاحف پر آپ کی اہم کتب میں الاقتصاد فی رسم المصاحف، النقط، التنبیہ علی النقط والشکل، المحکم فی نقط المصاحف، المقنع فی معرفۃ رسم المصاحف، مختصر مرسوم المصحف، کتاب الموضح فی الفتح والامالہ، المکتفیٰ فی الوقف والابتداء، جامع البیان فی عدد آی القرآن، التحدید فی صناعۃ الاتقان والتجوید، کتاب الامالہ، الادغام الکبیر، اختلاف القراء فی الیاءات، الاکتفیٰ فی الوقف والابتداء، الاھتداء فی الوقف والابتداء اور رسالہ فی رسم المصحف شامل ہیں۔[38]

آپ کی مذکورہ کتب میں سے المحکم، المقنع اور النقط زیادہ معروف ہیں۔ امام الدانیؒ کے اس منہج کے مطابق لیبیا میں ایک عرصہ سے مصاحف چھپ رہے ہیں۔ ڈاکٹر علامہ شفاعت ربانی صاحب اسی بات کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "وعلى هذه المدرسة طبع المصحفان :الليبي والهندي الباكستاني، إلا أنني لاحظت أن المصحف الليبي قدالتزم في رسم مصحفه بكل ماأثرعن الإمام الداني بدقة متناهية وبلغت نسبة التزامه بهذه المدرسة أكثرمن ٩٩%"[39]

> "یعنی اس منہج کے تحت دو طرح کے مصاحف، مصاحف اللیبی اور مصاحف الہندی پاکستانی چھاپے جاتے ہیں۔ ہاں البتہ یہ بات قابل ذکر ہے کہ لیبی مصاحف میں امام الدانیؒ کے منہج کی پابندی کی انتہائی کوشش کی جاتی ہے حتیٰ کہ لیبیا کے مصاحف ۹۹ فیصد سے بھی زیادہ تک اسی منہج کے مطابق ہیں۔"

## 4۔ منہج امام دانی و شاطبی:

یہ منہج امام ابو عمرو الدانی کے منہج پر ہی کچھ اضافہ جات پر مبنی ہے۔ جو کہ انہوں نے اپنی منظوم کتاب "العقیلہ" میں ذکر کیے۔ امام شاطبی (م ۵۹۰ھ) کی کتاب "العقیلہ" دراصل چند اضافہ جات کے ساتھ، امام الدانیؒ کی "المقنع" ہی کی منظوم شکل ہے۔ امام دانیؒ اور امام الشاطبیؒ کے مناہج میں تقریباً ۳۳۰ کلمات کے رسم میں اختلاف ہے۔[40] اس منہج کو منہج دانی کے ساتھ ملا کر برصغیر پاک و ہند کے مصاحف کو چھاپا جاتا ہے۔ پاکستان کا قدیمی تاج کمپنی کا نسخہ اسی منہج کے مطابق ہے۔

اس منہج کے تحت امام ابو عمرو الدانیؒ اور امام ابو داؤد ابن نجاحؒ جن کلمات کے رسم میں باہم متفق ہیں انہیں متفقہ روایات کے مطابق ہی لکھا گیا ہے۔ جن روایات میں شیخین کا اختلاف ہے خصوصاً حذف واثبات میں اس منہج کے تحت امام الدانیؒ کی رائے کو ترجیح دیتے ہوئے اثبات الف کے ساتھ لکھا گیا ہے۔

امام شاطبی نے اپنی کتاب "عقیلۃ اتراب القصائد" میں امام الدانیؒ سے بعض کلمات کے رسم میں اختلاف کیا ہے۔ برصغیر کے مذاہب میں ایسے مقامات پر امام الشاطبیؒ کے منہج کو اختیار کیا گیا ہے۔

مثلاً سورۃ الشوریٰ آیت نمبر ۲۲ میں لفظ "رَوضَاتِ الجنات" میں جمع مؤنث سالم کے قاعدے کے تحت ان میں الف محذوف ہونا چاہیے، شیخین سے ایسے ہی مروی ہے،[41] جبکہ امام شاطبیؒ نے ان الفاظ کو قاعدے کے مطابق بغیر الف کے ہی لکھا ہے اسی کو برصغیر کے مصاحف میں اختیار بھی کیا گیا ہے۔[42]

برصغیر کے مصاحف کے منہج کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ جن مقامات پر مشہور قراء میں اختلاف پایا جاتا ہے ایسے کلمات کے رسم الخط میں اس اختلاف کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے۔

مثلاً سورۃ طٰہٰ کی آیت ۱۱۲ میں الفاظ (فَلَا يَخَافُ ظُلْمًا) ابن کثیر مکیؒ کی قراءت میں اسے (فَلَا يَخَفْ ظُلْمًا) پڑھتے ہیں۔ عرب ممالک کے مصاحف میں اس مقام پر باقاعدہ الف لکھا جاتا ہے جبکہ برصغیر میں اس مقام پر حذف الف کو اختیار کیا گیا ہے۔ ایسے مقامات پر برصغیر کے مصاحف سے دوسری قراءت کا اخذ کرنا بہت آسان ہے۔[43] اسی طرح لفظ قال برصغیر کے مصاحف میں ہر جگہ الف کے اثبات سے لکھا گیا ہے سوائے پانچ مقامات کے (الانبیاء، آیت ۱۱۴، ۰۴، المؤمنون، آیت ۱۱۴، میں دو مرتبہ، اور سورۃ الزخرف آیت ۲۴ میں۔ فاضل مقالہ نگار ڈاکٹر شفاعت ربانی نے ایسی کئی امثال ذکر کی ہیں۔[44]

## مطبوعہ پاکستانی مصاحف کا رسم:

مطبوعہ پاکستانی مذاہب کی بنیاد امام ابو عمرو الدانیؒ کی کتاب "المقنع" ہے۔ تاہم بعض مقامات پر امام الدانیؒ کی تصریحات رسم کو بھی اپنایا گیا ہے۔ تاہم تقریباً ۹۶٪ متن کی کتابت میں امام ابو عمرو الدانیؒ کے منہج پر عمل کیا گیا ہے۔[45] لہٰذا بہتر معلوم ہوتا ہے کہ امام الدانیؒ کی المقنع کا اسلوب ذکر کر دیا جائے۔

المقنع کوئی بڑی ضخیم کتاب نہیں، نہ ہی اس میں رسم کی دیگر ضخیم کتب کی طرح ایک ایک لفظ کا تفصیلی رسم بیان کیا گیا ہے، اس میں قواعد اور مخصوص اوزان ذکر کر کے اس وزن کے تحت آنے والے الفاظ کا حکم بیان کر دیا گیا ہے۔ تاہم کسی خاص وزن کے تحت آنے والے ایسے کلمات جن کا رسم اس وزن کے برعکس لکھنا ضروری ہے ان کلمات کو مستثنیات کا نام دے کر الگ بیان کیا جاتا ہے۔[46]

مثلاً رسم عثمانی کے قواعد ستہ میں سے حذف واثبات بنیادی اہمیت کے قواعد ہیں۔ "الف" کا حذف واثبات رسم کے مختلف مناہج کی بنیاد ہے۔ امام دانیؒ نے "الف" کے حذف واثبات کے ذیل میں سات قواعد اور اوزان ذکر کیے ہیں۔ جو الفاظ ان اوزان پر آئیں گے ان میں الف ہمیشہ ثابت ہوگا۔ وہ سات اوزان یہ ہیں:

فِعَال: جیسے "بیات"، جَواب، وغیرہ۔ اس قاعدے سے وہ "الف" مستثنیٰ ہیں جو "لام" کے بعد آئیں یا جو دو لام کے درمیان آئیں اور اسی طرح سورۃ انبیاء کی آیت نمبر ۹۵ میں لفظ "حرام" میں "را" کے بعد آنے والا الف۔

دیگر اوزان میں فِعَال، فَاعِل، فُعلان، فِعلان اور مِفعَال شامل ہیں جبکہ ساتویں نمبر پر وہ الف جو زائدہ ہو، یا "یاء" سے بدلا ہوا ہو۔ ان میں سے ہر ہر وزن کی اپنی مستثنیات ہیں۔[47]

پاکستانی مصاحف کے منہج میں انتہائی محدود الفاظ ایسے بھی ہیں جن کے رسم میں امام ابو داؤد اور امام الشاطبی کے بجائے کسی اور عالم کی روایت اور مذہب کو اختیار کیا گیا ہے۔ جیسے لفظ (الکٰفِر) یہ قرآن کریم میں پانچ مقامات پر آیا ہے اس میں کاف کے بعد والا الف امام دانیؒ، امام شاطبیؒ اور بیشتر علماء رسم کے ہاں ثابت ہے لیکن پاکستانی مصاحف میں چار جگہ تو ایسے ہی لکھا گیا ہے، البتہ سورۃ النبأ میں (وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا) میں بغیر الف کے لکھا گیا ہے۔ یہ امام ابو اسحٰق التجیبیؒ سے منقول ہے جو آٹھویں صدی کے معروف علماء رسم میں سے تھے۔[48]

پاکستانی مصاحف کا یہ رسم الخط، برصغیر پاک و ہند میں رائج قدیم رسم الخط کے عین مطابق ہے اور صدیوں سے اس علاقے میں اسی نہج پر قرآن کریم کو چھاپا جارہا ہے۔ طباعت قرآنی کے عالمی ادارے مجمع الملک فہد کے ریسرچ سکالر اور انڈو پاک کے قرآن کریم کی مراجعہ کمیٹی کے رکن ڈاکٹر شفاعت ربانی صاحب لکھتے ہیں:

"برصغیر میں تیرھویں صدی ہجری (۱۲۳۹ھ) میں یعنی انیسویں صدی (۱۸۲۴ء) میں جب کتابوں اور قرآن پاک کی کتابت کا آغاز ہوا تو چند ہی سال (۱۸۵۰ء) تک لکھنؤ، کانپور آگرہ، دہلی، لاہور، حیدرآباد، دکن، کلکتہ اور دیگر شہروں میں قرآن پاک اور اسلامی کتب کی طباعت سرانجام دینے والی کمپنیوں اور مطابع کا ایک جال پھیل گیا تو اس وقت سے لے کر آج تک جتنی بھی کمپنیوں یا نشریاتی اداروں نے قرآن پاک چھاپے یا چھپوائے اور اسی طرح وہ قلمی نسخے جن کا میں نے بغور معاینہ اور مطالعہ کیا ہے، برصغیر کے ان تمام مصاحف کا رسم الخط اور ان کا منہج کئی سو سال سے ۹۹٪ تک ایک جیسا چلا آرہا ہے۔ مسجد نبوی کے اس مذکورہ کتب خانہ میں قرآن پاک کے مطبوعہ اور قدیم بے شمار ایسے نسخے موجود ہیں جو حج و عمرہ پر آنے والے مسلمانان عالم از راہ عقیدت حرم نبوی میں بطور ہدیہ رکھواتے رہے، ایک قرآن پاک کا نسخہ تو ایسا بھی میری نظر سے گذرا ہے جو برصغیر کے مصاحف کے منہج اور رسم الخط کے بالکل مطابق ہے مگر اس کی طباعت برصغیر کی بجائے مصر کے دار الحکومت قاہرہ میں ہوئی"۔[49]

اس سے پتہ چلا کہ برصغیر کے مصاحف کا رسم الخط اور منہج نہ صرف صدیوں پرانا ہے بلکہ اس کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ ماضی میں اسی رسم الخط اور منہج کے مطابق عرب ملک مصر سے بھی اس کی طباعت ہوتی رہی۔

حرم نبوی میں محفوظ قدیم نسخوں میں جن کا مشاہدہ بندہ نے خود کیا (۱۳ جون ۱۹۳۵ء / ۱۱ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ) تاج کمپنی کا "قرآن مجید مع فتح الحمید" کے نام سے مولانا فتح محمد جالندھری صاحب کے اردو ترجمہ کے ساتھ چھپا ہوا ایک ایسا نسخہ بھی ہے جس کی تصحیح صدر جمعیۃ علمائے ہند حضرت مفتی کفایت اللہ دہلویؒ کے ان الفاظ کے ساتھ درج ہے:

"میں نے تاج کمپنی لاہور کی خواہش پر اس قرآن مجید کا متن حرفاً حرفاً پورے غور و امعان نظر سے پڑھا اور جہاں تک انسانی سعی کا تعلق ہے میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اس مصحف مقدس کے متن میں کوئی غلطی نہیں رہی، غلطیوں کی درستگی بھی میں نے اپنی نگرانی میں کرادی ہے۔": فقیر محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ ۱۱ ربیع الاول، ۱۳۵۴ھ

حرم نبوی میں ہی القرآن اکیڈمی (ممبئی دہلی) کا ۱۹۸۵ کا چھپا ہوا ایک نسخہ (القرآن الحکیم، الفی) کے نام سے بھی موجود ہے، اس قرآن کریم کی ہر سطر الف سے شروع ہوتی ہے، اس کا رسم الخط بھی مروجہ ہندوستانی رسم الخط ہی ہے۔ اس کے مصححین کی تعداد ۱۸ ہے جن میں میں نمایاں ترین مفتی عبد الرحمٰنؒ (مدرسہ امینیہ دہلی) اور ڈاکٹر اسرار احمدؒ (لاہور) شامل ہیں جبکہ اس کی مہر تصدیق ثبت کرنے والے علماء میں مولانا ابو الحسن علی ندویؒ اور مولانا منظور احمد نعمانیؒ کے نام نمایاں ہیں۔

## پاکستانی مصاحف کی عالمی ماہرین رسم کے مراجعت:

سنہ ۱۴۰۵ میں مجمع الملک فہد کے قرآن کمپلیکس میں عربی رسم وضبط والا نسخہ "مصحف المدينة النبوية" چھپا تو حرمین شریفین اور دیگر مرکزی مساجد میں یہی نسخہ رکھ دیا گیا اور اس کے علاوہ دیگر ممالک کے مطبوعہ نسخوں کو اٹھا لیا گیا۔ اس اقدام سے غیر عرب مسلمانوں کیلئے مسائل پیدا ہوئے۔ یہ لوگ

تلاوت کیلئے جب ان مصاحف کو کھولتے تو اس کے رسم وضبط کا پڑھنا ان کیلئے مشکل ہوتا تو بڑے ادب سے بند کر کے رکھ دیتے۔ جب یہ صورت حال صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کے علم میں لائی گئی تو انہوں نے سعودی عرب کے ذمہ داران کو تجویز پیش کی کہ قرآن کمپلیکس ہی میں اسی عالمی و علمی معیار کے مطابق ایک ایسے رسم وضبط والا مصحف بھی چھاپ دیا جائے جس کو پڑھنا غیر عرب مسلمانوں کیلئے بھی ممکن ہو۔ سعودی گورنمنٹ نے اس تجویز کو قبول کرتے ہوئے پاکستانی گورنمنٹ کا منتخب کردہ تاج کمپنی کا مصحف چھاپ دیا۔[50]

سعودی سرکاری ترجمان رسالے مجلہ التضامن الاسلامی میں پاکستانی حکومت کی درخواست اور سعودی وزیر حج و اوقاف عبد الوھاب بن عبد الواسعؒ سے خط و کتابت اور سعودی فیصلے کا تفصیلی ذکر ہے جسے بیان کرتے ہوئے ڈاکٹر شفاعت ربانی صاحب لکھتے ہیں:

"قد اعید طبعه بمجمع الملک فهد لطباعة المصحف الشريف لاهميته وکثرة انتشاره، وجاءت طباعته تلبية لرغبة الحکومة الباکستانيه ابان ورئاسة الجنرال ضياء الحق رحمة الله عليه لجمهورية باکستان الاسلاميه، فی الثمانينات من القرن الماضی، وذالک خدمة لشريحة کبيرة من المسلمين من: باکستان، والهند والبلاد المجاورة، الذين کانوا يعانون من صعوبة باللغة فی القراءة من المصاحف المطبوعة فی البلاد العربية وربما بعضهم لا يستطيع القراءة بها بتاتا لکونها علیٰ رسم وضبط لم يتعودوهما"[51]

سعودی گورنمنٹ نے اس فیصلے کو عملی جامہ پہنانے کا فیصلہ کیا:

"فامر خادم الحرمين الشريفين الملک فهد بن عبد العزيز رحمة الله تعالیٰ بطباعة هذه المصاحف --- وتم طبعه فی ١٤٠٩/٠٩/٢٥ھ (الموافق ١٩٨٩/٠٤/٣٠، باسم ( مصحف نسخ تعليق)، ويعاد طبعه الیٰ يومنا هذا"[52]

قرآن کمپلیکس میں عالمی ماہرین رسم وضبط ایک علمی کمیٹی "مراقبة النص" کے نام سے موجود ہے جو اس کمپلیکس میں چھپنے والے ہر قرآن کریم کو رسم وضبط کے اصولوں کی روشنی میں چیک کرتی ہے اور اگر کوئی تصحیح مطلوب ہو تو تصحیح کروائی جاتی ہے اس کمیٹی کی حتمی منظوری کے بعد ہی وہ قرآن کریم زیور طبع سے آراستہ ہوتا ہے۔ طے شدہ طریق کار کے مطابق یہ مصحف مراقبۃ النص کے مراجعہ اور نظر ثانی کیلئے الشیخ عبد المتعال منصور عرفہؒ، مدیر مراقبۃ النص، الشیخ عبد الرحمٰن بریؒ، نائب مدیر مراقبۃ النص، الشیخ محمد الامین الشنقیطی، متخصص علم رسم وضبط، نائب مدیر دوم، الشیخ حسین سلطان، رکن اور الشیخ ڈاکٹر محمد الیاس صاحب، رکن پر مشتمل کمیٹی بنائی گئی۔[53]

مراجعہ کمیٹی کے رکن ڈاکٹر محمد الیاس فیصل صاحب، مصحف تاج کی مراجعت کے طریقہ کار کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"مراجعہ کمیٹی نے پہلے مرحلے پر مصحف تاج اور مصحف مدینہ نبویہ کا لفظاً لفظاً مقارنہ کیا اور رسم کے باہمی فروق کو مدون کیا، پھر ائمہ رسم کی تصریحات کے مطابق مصحف تاج میں موجود ہر لفظ کا جائزہ لیا، اس جائزے سے یہ حقیقیت واضح ہو گئی کہ ائمہ رسم شیخ ابو عمرو الدانیؒ (متوفی ۴۴۴ھ) اور شیخ ابو داوٗد بن سلیمان بن نجاحؒ (متوفی ۴۹۶ھ) کے مابین جن کلمات کے رسم میں باہم اختلاف ہے وہاں مصحف مدینہ نبویہ میں امام ابو داوٗدؒ کے مؤقف کو ترجیح دی گئی ہے اور کبھی کبھی کسی دوسرے امام فن کے مؤقف کو بھی بنیاد بنایا گیا ہے۔ واضح رہے کہ مصحف مدینہ اور مصحف تاج میں باہمی فروق کا بیشتر حصہ اس پر مشتمل ہے کہ ان کلمات میں "الف" لکھا جائے یا نہیں۔ امام دانیؒ ان کلمات میں "الف" کو ثابت مانتے ہیں، مثلاً لفظ "طُغْیَانِهِم"، جبکہ امام ابو داوٗدؒ ان کلمات میں "الف" نہیں لکھتے، مثلاً "طُغْیٰنِهِم"---- مصحف مدینہ اور مصحف تاج میں حذف و اثبات کے علاوہ اور بھی جو فروق تھے ان میں بھی ائمہ رسم کی تصریحات کو تلاش کر کے ان کلمات کی توثیق کی گئی۔ البتہ مراجعہ کمیٹی کو مصحف تاج کے جن چند ایک کلمات کی کوئی دلیل نہ مل سکی ان کو مصحف مدینہ کے مطابق تبدیل کر دیا گیا۔"[54] یہاں یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ انجمن حمایت اسلام کا نسخہ جسے ۵ فروری ۱۹۸۰ کو

وفاقی حکومت نے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے پاکستان کا معیاری نسخہ قرار دیا تھا وہ بھی تاج کمپنی کے نسخہ کے مطابق ہی ہے اس میں ۱۲ مقامات پر فرق کی نشاندہی کی گئی تھی انہیں بھی اپریل ۲۰۱۶ کے ایڈیشن میں درست کر دیا گیا ہے۔"

پتہ چلا کہ پاکستانی مصاحف کا رسم اور منہج نہ صرف برصغیر بلکہ عالمی ماہرین رسم وضبط کی بھی تائید حاصل کیے ہوئے ہے۔

گذشتہ چند برسوں میں پاکستانی مصاحف کے رسم الخط پر پاکستان کے بعض دینی حلقوں کی جانب سے سوالیہ نشانات اٹھائے جانے اور ان میں رسم وضبط کی ہزاروں اغلاط کی موجودگی کے مؤقف کو ملکی اور عالمی سطح پر اٹھائے جانے کے بعد ڈاکٹر الیاس فیصل صاحب، رکن مراجعہ کمیٹی برائے مصحف تاج مجمع الملک فہد لطباعۃ المصحف الشریف، مدینہ منورہ، ڈاکٹر شفاعت ربانی صاحب، ریسرچ سکالر مجمع الملک فہد لطباعۃ المصحف الشریف و رکن مراجعہ کمیٹی مصاحف، مولانا سید خلیق ساجد بخاری اور مولانا حافظ محمد ایوب گھرکی صاحب کی جانب سے تمام مسالک کے سرکردہ دینی اداروں کے فتاویٰ جات بھی حاصل کیے گئے اور ملکی اور غیر ملکی ماہرین اور قراء کرام (خصوصاً حرمین شریفین) کی پاکستانی مصاحف کے بارے میں آراء کو بھی طلب کیا گیا[55]، جنہوں نے نہ صرف پاکستانی مصاحف کے رسم وضبط کو رسم عثمانی کے مطابق قرار دیا بلکہ اس رسم کے اس صدیوں پرانے منہج کو ختم کر کے اس کی جگہ کسی دوسرے منہج کو رواج دینے سے ملک میں انتشار کی کیفیت اور فرقہ واریت کی فضا پیدا ہونے کے خطرے کا سبب بھی قرار دیا۔

اسلامی نظریاتی کونسل کے ایک اجلاس میں جب ایسی کوششوں کی تائید حاصل کرنے کی کوشش کی گئی تو کونسل کے اراکین کے باہم دست و گریباں ہونے کی صورت میں ہم اس کا عملی مظاہرہ بھی دیکھ چکے ہیں۔[56]

مذکورہ بحث سے پتہ چلا کہ رسم وضبط دو ایسے علوم ہیں جنہیں قرآن کریم کی درست قراءت اور متن کی حفاظت کیلئے وضع کیا گیا۔ قرآنی متن کی رسم عثمانی کے مطابق کتابت پر تقریباً بارہ ہزار صحابہ کرام کا اجماع ہے اور امت مسلمہ میں آج تک اسی کے مطابق قرآن کریم لکھنے کا اہتمام ہو رہا ہے۔ دنیائے اسلام میں اس وقت قرآنی متن کی کتابت کے چار مناہج (منہج امام ابو داؤد / منہج مشارقہ، منہج امام ابو داؤد / منہج مغاربہ، منہج امام الدانیؒ اور منہج امام الدانی وشاطبی) متداول ہیں۔ یہ سب کے سب رسم عثمانی کے مطابق ہیں۔ برصغیر پاک وہند کے مطبوعہ مصاحف میں امام ابو عمرو الدانیؒ اور امام شاطبیؒ کے منہج کی صدیوں سے پابندی کی جا رہی ہے۔ پاکستان میں سرکاری طور پر معیاری قرار دیا جانے والا انجمن حمایت اسلام کا نسخہ اور تاج کمپنی کا مطبوعہ مصحف جسے مجمع الملک فہد میں پاکستان کے نمائندہ مصحف کیلئے پیش کیا گیا اس کی عالمی ماہرینِ رسم وضبط کی مراجعت کے بعد اب تک چھپ رہا ہے، اسی منہج کے مطابق ہے۔ یہ منہج برصغیر پاک وہند کے قدیم علماء کی تائید کے ساتھ ساتھ عوام میں بھی معتبر ہے۔ اور اپنی ایک مضبوط علمی بنیاد رکھتا ہے۔ اس لیے ان معروضی حالات میں پاکستان میں اس منہج کی بجائے کسی اور منہج کے اطلاق کی بات کرنا نہ صرف عوامی انتشار کا باعث ہے بلکہ فرقہ واریت کا بھی سبب بن سکتا ہے۔ اس مسئلہ کے حل کی بہترین صورت یہ ہے کہ پاکستانی مصاحف کے چند اصلاح طلب کلمات جن کی نشاندہی اہل فن کی جانب سے کی جا چکی ہے کو درست کر کے مصحفِ نستعلیق کے مطابق بناتے ہوئے ناشران کو اس کے مطابق طباعت کا پابند بنا دیا جائے نہ یہ کہ مصحف مدینہ کے مطابق تمام منہج کو ہی تبدیل کرنے کی بات کی جائے۔ مصحف نستعلیق کی ضرورت ہی عوامی مسائل کی بناء پر پیش آئی تھی۔

## حواشی وحوالہ جات:

1 الحجر، ۱۵:۹

2 القیامہ، ۷۵:۱۷

3 سورہ فصلت، ۴۲:۴۱

4 عبد الہادی، الفضلی، الدکتور، القراءات القرآنیہ۔۔۔ تاریخ وتعریف، ص:۱۱۴، ط، ۲، دار القلم، بیروت، ۱۹۸۰

5 صبحی صالح، الدکتور، مباحث فی علوم القرآن، ص:۲۷۵، دار العلم للملایین، بیروت، ۱۳۶۳ھ

6 المازغنی، الشیخ ابراہیم بن احمد التونسی، دلیل الحیران علی مورد الظمآن فی فن الرسم والضبط، ص:۲۵، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۵ھ

[7] البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب فضائل القرآن، باب انزل القرآن علی سبعۃ احرف، حدیث نمبر:۴۷۰۵، دار طوق النجاۃ، طبع اول، ۱۴۲۲ھ

[8] الترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، سنن ترمذی: کتاب القراءات عن رسول اللہ ﷺ، باب ماجاء انزل القرآن علی سبعۃ احرف، حدیث نمبر:۲۹۴۴، دار احیاء التراث العربی-بیروت

[9] السیوطی، جلال الدین، علامہ، الاتقان فی علوم القرآن: ۱/ ۱۳۲، مکتبۃ العلم، اردو بازار لاہور

[10] صحیح بخاری، حدیث نمبر: ۴۹۸۷، سنن الترمذی، حدیث نمبر: ۳۱۰۴

[11] تفصیل کیلئے دیکھیے حضرت عمر اور حضرت ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ کا واقعہ، صحیح بخاری ۵۰۴۱، ۱۹۴۱۶، ترمذی ۱۹۳۱۵، ۲۹۴۳

[12] ابن ابی داؤد، ابی بکر، عبداللہ بن سلیمان، کتاب المصاحف ص: ۲۰۴، دار البشائر الاسلامیہ، بیروت، ۱۴۱۵ھ، ۱۹۹۵ء، طبع اولی

[13] القسطلانی، شہاب الدین، احمد بن محمود، لطائف الاشارات لفنون القراءات، ۱/ ۲۸۵، المجلس الاعلیٰ لشئون الاسلامیہ، قاہرہ، ۱۹۷۳ء

[14] المارغنی، التونسی، الشیخ ابراھیم بن احمد، دلیل الحیران علیٰ مورد الظمآن فی فنی الرسم والضبط، ص:۲۵، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۵ھ، ۱۹۹۵ء، طبع اولی

[15] غانم قدوری، الحمد، رسم المصحف دراسۃ لغویۃ تاریخیۃ: صفحہ:۱۹۹، طبعہ اول، اللجنۃ الوطنیہ للاحتفال، بغداد، عراق، ۱۴۰۲ھ، ۱۹۸۲ء

[16] أبو عمرو الدانی، المقنع فی رسم مصاحف الأمصار، بتحقیق نورہ بنت حسن بن فہد الحمید، ص:۱۶۵، مطبوعہ دار التدمریہ، طبع اولیٰ، ۲۰۱۰، ۱۴۳۱ھ، الریاض، المملکۃ العربیہ السعودیہ، صفحات فی علوم القراءات، ص:۱۷۸

[17] المقنع، ص:۱۶۵

[18] مرجع السابق

[19] الزرکشی، بدر الدین، محمد بن عبد اللہ، البرہان فی علوم القرآن: ۱/ ۳۸۲، دار احیاء الکتب العربیۃ عیسی البابی الحلبی، و شرکائہ، طبع اولی، ۱۳۷۶ھ، ۱۹۵۷ء

[20] الزرقانی محمد عبد العظیم، مناھل العرفان فی علوم القرآن: ۱/ ۳۷۲، مطبعہ، عیسی البابی الحلبی، و شرکاہ، طبع الثالثہ

[21] مرجع السابق

[22] المقنع، ص:۹، الاتقان فی علوم القرآن ۲/ ۳۹۳

[23] مناھل العرفان، ۱/ ۴۰۳، سمیر الطالبین، ص:۸

[24] الضباع، علی محمد، سمیر الطالبین فی رسم وضبط الکتاب المبین، ص:۱۲، المکتبہ الازھریہ للتراث، قاہرہ، طبع اول ۱۴۲۰ھ، ۱۹۹۹ء

[25] ڈاکٹر محمد شفاعت ربانی، امام دانیؒ کا منہج حذف و اثبات، صفحہ:۶، محمد عبد الرحیم ناشران و تاجران کتب، اردو بازار لاہور، ۲۰۱۵ء

[26] تفصیلات کے لئے دیکھیے، ابو داؤد سلیمان بن نجاح، بتحقیق الدکتور احمد بن احمد بن معمر الشرشال، مختصر التبیین لھجاء التنزیل: ۱۰۵ تا ۱۱۷، مجمع الملک فہد لطباعۃ المصحف الشریف، ۱۴۲۱ھ

[27] الزرکلی، خیر الدین بن محمود بن محمد بن علی الدمشقی، الاعلام: ۳/ ۱۳۷، دار العلم للملایین ۲۰۰۲ء، مقدمہ مختصر التبیین، ص:۶۷

[28] الاعلام: ۳/ ۱۳۷

[29] تفصیلات کیلئے دیکھیے، حافظ انس نظر، ماہنامہ رشد، قراءات نمبر ۳، "پاکستانی مصاحف کی حالت زار اور معیاری مصحف کی ضرورت، صفحہ ۸۵۷ تا ۸۶۸، کلیۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ لاہور، مارچ ۲۰۱۰ء

[30] دیکھیے تعارف "مصحف مدینہ " براویت حفص، مطبوعہ مجمع الملک فہد، مدینہ منورہ سعودی عرب

[31] ڈاکٹر محمد شفاعت ربانی، بر صغیر اور عرب ممالک میں طبع شدہ مصاحف کا رسم الخط، ص، ۴۳، ۴۴، ماہنامہ بینات، کراچی، جلد:۷۸، شمارہ، ۱، نومبر، ۲۰۱۴

[32] دیکھیے تعارف مصحف مدینہ براوات ورش و قالون، بر صغیر اور عرب ممالک میں طبع شدہ مصاحف کا رسم الخط، ص، ۴۴، ماہنامہ بینات، کراچی، جلد:۷۸، شمارہ، ۱، نومبر، ۲۰۱۴

[33] ڈاکٹر محمد شفاعت ربانی، رسم مصحف مطبعۃ تاج، دراسۃ نقدیۃ مقارنۃ، ص:۱۲۲۴، ندوہ طباعۃ القرآن، مجمع الملک فہد، سعودی عرب، و اما دانی کا منہج حذف و اثبات، صفحہ، ۳۰

[34] قاری ابو بکر عاصم، شیخ الاسلام حافظ مقری ابو عمرو الدانیؒ ماہنامہ رشد قرأت نمبر ۳، مارچ ۲۰۱۰ء، صفحہ :۹۵۳، مقدمہ المحکم :۷، ابی عمرو الدانی، الادغام الکبیر، مقدمہ الادغام الکبیر :۱۵، ترجمہ مؤلف، بتحقیق الدکتور عبد الرحمٰن حسن العارف، جامعہ ام القریٰ، مکہ مکرمہ، عالم الکتاب نشر، توزیع، طباعہ القاہرہ:۱۴۲۴ ہجری، ۲۰۰۳ء

[35] الاعلام :۴/ ۲۰۶، الادغام الکبیر، ص:۱۵، ترجمۃ المولف، مقدمہ المحکم:۷۰

[36] مقدمہ المحکم :۷، الذهبي، شمسالدين، أبوعبدالله، محمد بنأحمد بنعثمان، سیر اعلام النبلاء: ۱۸/ ۷۷، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت ،۱۴۰۵ھ، ۱۹۸۵ء، مقدمہ مؤلف، الادغام الکبیر، ص:۱۵

[37] الدانی، ابو عمرو، عثمان بن سعید، مقدمہ التحدید فی الاتقان والتجوید، ص:۱۷، بتحقیق الدکتور غانم قدوری الحمد، دار عمار للنشر والتوزیع، عمان ۱۴۲۱ھ، ۲۰۰۰ء

[38] مقدمہ المحکم: بتحقیق الدکتور عزۃ حسین :۱۷تا ۲۱، رشد قراءات نمبر ۳، ص:۹۵۸تا ۹۵۹

[39] الدکتور شفاعت ربانی، رسم المصحفين، الليبي والهندي، الدراسات الاسلامیہ، صفحہ :۱۴۹، شمارہ نمبر ۳، جلد نمبر:۵۰، الجامعہ الاسلامیہ العالمیہ اسلام آباد، ستمبر ۲۱۵

[40] حوالہ سابقہ: صفحہ:۱۴۹

[41] دیکھیے المقنع، ص:۲۳، المختصر التبیین، ۴/۱۰۹۰

[42] الشاطبی، ابو محمد القاسم، العقیلۃ اتراب القصائد فی اسن المقاصد فی رسم المصاحف، ص:۱۵، دار نور المکتبات، جدہ، ۱۴۲۲ھ، ۲۰۰۱ء

[43] رسم مصحف تاج دراسۃ نقدیۃ مقارنۃ، ندوہ طباعۃ القرآن ۳/ ۱۲۷۳، مجمع الملک فہد، مدینہ منورہ، ۲۰۱۴ء

[44] حوالہ سابقہ، ۳/ ۱۲۷۳

[45] رسم المصحفين، الليبي والهندي، الدراسات الاسلامیہ، صفحہ :۱۴۹، شمارہ نمبر ۳، جلد نمبر :۵۰

[46] دیکھیے المقنع

[47] المقنع، صفحہ ۳۵۹ تا ۳۶۲

[48] سمیر الطالبین مع السفیر ۱/ ۲۶۸، بتحقیق الدکتور اشرف بن فؤاد طلعت، مکتبہ الامام البخاری، القاہرہ، مصر، طبع دوم، ۱۴۲۶ھ، ۲۰۰۶ء، ندوہ طباعۃ القرآن ۳/ ۱۲۷۶

[49] ڈاکٹر شفاعت ربانی، برصغیر کے مصاحف کا رسم الخط، تاریخی و تحقیقی جائزہ، از مجلہ انوار مدینہ لاہور، صفحہ نمبر ۴۳، جنوری ۲۰۱۵ء

[50] ڈاکٹر محمد الیاس فیصل، رکن مصحف تاج مراجعہ کمیٹی، کنگ فہد قرآن کمپلیکس میں مصحف تاج کی طباعت، مجلّہ انوار مدینہ، جامعہ مدنیہ لاہور، صفحہ : ۵۳، شمارہ نمبر ۱۲، جلد نمبر ۲۲، دسمبر ۲۰۱۴ء، رسم مصحف مطبعۃ تاج، دراسۃ نقدیۃ مراجعۃ، ندوۃ طباعۃ القرآن، ۳/ ۱۲۴۵۔

[51] مجلہ التضامن الاسلامی، الریاض، شعبان ۱۴۰۸ھ، ص:۷۷، رسم مصحف مطبعۃ تاج، دراسۃ نقدیۃ مقارنۃ، ندوۃ طباعۃ القرآن، ۳/ ۱۲۴۵،

[52] رسم مصحف مطبعۃ تاج، دراسۃ نقدیۃ مقارنۃ، ندوۃ طباعۃ القرآن، ۳/ ۱۲۳۶،

[53] کنگ فہد قرآن کمپلیکس میں مصحف تاج کی طباعت، مجلّہ انوار مدینہ، جامعہ مدنیہ لاہور، صفحہ : ۵۳، شمارہ نمبر ۱۲، جلد نمبر ۲۲، دسمبر ۲۰۱۴ء

[54] حوالہ سابقہ، صفحہ ۵۵

[55] نوٹ: یہ علمی آراء اور فتاویٰ جات ایک کتابچے کی شکل میں محمد عبد الرحیم ناشر و تاجر اردو بازار لاہور کی جانب سے چھپ بھی چکے ہیں۔

[56] دیکھیے روزنامہ نوائے وقت، لاہور، اسلام آباد، مورخہ ۳۰ دسمبر ۲۰۱۵